نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت ۱

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷ — مطبوعہ ۳ جولائی ۱۸۹۰ء سنہ بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اس شہر سے۔ عمہ/۱۱
ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ/۸
دو و کاپی ہونے سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ/۲
اور ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۔

ایڈیٹوریل

ہاں تم نے اُس قدوس اور راستکار کا انکار کیا اور چاہا کہ ایک خونی تمہارے لئے چھوڑا جائے پر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اور ہم اُسکے گواہ ہیں"۔ اعمال ۳-۱۴ و ۱۵-

آیات مسطورہ میں نفسانی آدمی کے دل اور طبیعت بد پسندی کی گویا ایک تصویر کھینچی گئی ہے جو حق سے متنفر اور ناحق سے مانوس ہے۔ یہہ خوفناک حالت مسیح کے مقدمہ قتل کی اخیر روبکاری کیوقت قوم اسرائیل کی تھی جو فخریہ دعویٰ کرتے تھے کہ "ہم شریعت والے ہیں" پطرس رسول کی اس دلیرانہ شہادت کی تصریح میں ہم شریعت والے یہودیوں اور بے شریعت بت پرست رومی حاکم پلاطوس کو ایک بھاری جُرم (یعنی اپنے ضمیر کا خون کرنا) میں پھنسا ہوا پاتے ہیں۔ یہودیوں نے باوجود اس تمیز کے کہ "اُسنے سب کچھ اچھا کیا" تو بھی اُسکو قتل کرانا شریعت کا ایک فرض ادا کرنا اور موجب ثواب عظیم سمجھا اور اپنے ضمیر کو کشتہ کر ڈالا۔ پلاطوس نے باوجود بار بار قایل ہونیکے کہ "میں اس شخص کا کچھ قصور نہیں پاتا" تاہم ناکردہ گناہ قیدی کو اُسکے دشمنوں کی خواہش کے مطابق قتل کے لئے حوالہ کیا۔ اور اگرچہ اُسنے اپنے ضمیر کی مشتعل آگ کو بجھانے کے لئے انواع تدبیریں کیں "بھیڑ کے آگے پانی سے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں" لیکن اس علم کی چنگاری اسکے ضمیر میں ضرور دہکتی ہوگی کہ یہہ یہودی قیدی راستباز اور بے قصور ہے اور میں اُسے اپنے ضمیر کی آواز کے خلاف قتل ہونیکے لئے حوالہ کرتا ہوں کیا پلاطوس کے اِن لفظوں میں جب وہ یسوع کو کانٹوں کا تاج سر پر رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر لایا اور یہودیوں سے کہا "دیکھو اس آدمی کو" یا "دیکھو اپنا بادشاہ" کوئی سنجیدہ مطلب نہیں ہے؟ بیشک اِن لفظوں میں بڑا سنجیدہ مطلب ہے۔ اُسنے اُس آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک راستباز ہے۔ وہ یہہ سُنکے کہ "اُسنے اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہرایا" ڈر گیا کیونکہ اُسنے جانا کہ وہ خدا کا بیٹا کہلانیکے لایق ہے۔ کہ ابھی یہودیوں نے گواہی دی ہے کہ ہمنے اُسے "اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتے پایا" اور یہہ سچ ہے کیونکہ مُلزم نے ان دونوں باتوں خدا کا بیٹا اور مسیح بادشاہ ہونیکا اقرار کیا ہے لیکن یہہ کوئی قتل کی کافی وجہ نہیں ہے۔ باوجود اس سب علم و یقین کے یسوع کو کوڑے لگوا کے قتل کے لئے حوالہ کیا اور اپنے ضمیر کا خون کر ڈالا کیا آج کل اس قسم کے لوگ دُنیا میں نہیں پائے جاتے؟ بیشک ایسے لوگ بکثرت زمانہ حال میں موجود ہیں جو جانتے ہیں لیکن نہیں مانتے اور یوں اپنے ضمیر کو علی الدوام کشتہ کرتے ایک راستباز پر دانت پیستے اور کہتے ہیں کہ اس سے

"ہم کیا کریں" کیونکر اسے مٹادیں کس تدبیر سے اسکے نام کی تعلیم کی ترقی کو روکیں۔ اگر آج کے دن مسیح پھر ظاہر ہوکر دعوی کرے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں تو کیا بکثرت وے لوگ نہیں پائے جائینگے جو اُس زمانہ کے یہودیوں کے موافق چلا اُٹھینگے کہ "ہم شریعت والے ہیں اور ہماری شریعت کے مطابق یہہ شخص واجب القتل ہے کیونکہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہراتا ہے"؛ لیکن یاور ہے کہ اگلے کامیاب ہوئے ہوں تو پچھلے بھی ہونگے۔ کیونکہ اگر زندگی کے مالک کو قتل کریں تو بھی وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے پر قادر ہے ✤

اہل اسلام خصوصًا شیعہ مذہب والے حصول نجات کے منجملہ وسایل اعظم حسین میں رونے کو ایک وسیلہ عظیم مانتے ہیں چنانچہ حدیث بیان کرتی ہے۔ قال رسول اللّٰہ صلعم من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنة یعنی رسول اللّٰہ صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی حسین پر رووے یا رولاوے یا صورت رونیوالے کی بناوے اُسکے لئے جنت واجب ہے۔ یہہ ایک ایسا وسیلہ ہے کہ جسکے باعث اشد گنہگار غیر تائب بھی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ آئندہ نمبر میں ہم ایک زانیہ کی روایت جسنے سہوًا اس وسیلہ کو عمل میں لانے سے دوزخ سے مخلصی اور نجات پائی شیعوں کی ایک معتبر کتاب سے لکھینگے اور ناظرین سے داد طلب کرینگے کہ آیا یہہ امر ممکن ہے کہ خدائے عادل وقدوس کے حضور میں گنہگار انسان یوں نجات حاصل کرسکتا ہے؟ اور یوں صاف واضح ہوگا کہ گناہ اور اسکے کفارہ کی کیفیت اہل اسلام سے بالکل پوشیدہ رہی ہے ✤

ہمارے پاس ایک چھوٹا منظوم رسالہ اٹھارہ بیس صفحہ کا موسوم بہ "عقد ثریا" اسم بامسمی ایک مسیحی عنایت فرمانے بھیجا ہے جس میں چند غزلیں اور مُسدّس من تصنیف حسن علی سفیر۔ شنکر دیال فرحت۔ مولوی صفدر علی صفدر اور منشی امام الدین شہباز معہ اشعار کی تقطیع اور بحروں کے نام مندرج ہیں۔ اس رسالہ کے مؤلف منشی حسام الدین صاحب نے ان اشعار کو غذائے روح اور اخبار کوکب ہند لکھنؤ سے انتخاب کیا اور ہر مطلع کی تقطیع اور بحروں کے نام اپنی طرف سے بدیں غرض کہ نوآموزوں کے لئے سہولیت ہو جائے تحریر فرمائے ہیں۔ واقعی عقد ثریا میں جو غزلیں اور مُسدّس لکھے گئے کیا بلحاظ نظم گوئی اور فصاحت وسلاست اور کیا بلحاظ عمدگی مضامین اور معانی ومطلب زمانہ حال کے اُردو خوان مسیحیوں کے لئے عمومًا اور شعرائے مسیحی کے لئے خصوصًا پرمذاق ومفید ہیں۔ یہہ عمدہ رسالہ مطبع مجیدی واقع بمبئی میں ٹریکٹ اینڈ بک سوسیٹی کے لئے اول مرتبہ پانسو جلد شایع کیا گیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اور اب مولف موصوف اسکو دوبارہ چھپوانے کی فکر میں ہیں۔ قیمت اسکی نہایت ارزاں ۳ پائی بلا محصول ڈاک ہے ✤

ورنیولا ایک کتاب موسوم بہ "دیانندی غلط ناولیں" مصنفہ پنڈت ٹھاکر داس صاحب کردم متوطن قصبہ رائیکوٹ ضلع لودیانہ جو اُنہوں نے واسطے ملاحظہ برہمن چھتری اور ویشوں کے بڑی تلاش اور تحقیقات سے لکھی ہے اور مطبع زنکاری لودیانہ میں طبع ہوئی ہے برادر ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اگرچہ ہمکو ابھی تک ساری کتاب کو دیکھنے کی فرصت نہیں ہوئی تاہم چند اوراق اوایل کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ مصنف نے اپنی ساری کوشش تردید عقد ثانی بیوگان میں صرف کی اور ایسی دلایل دربارہ عدم جواز عقد بیوگان پیش کی ہیں جو معاونان عقد بیوگان کی دلایل کے مقابلہ میں زنداز نہیں معلوم ہوتیں۔ نیوگ کی تردید میں جو اُنہوں نے لکھا اگرچہ ہم نے اب تک تمام وکمال اُسپر غور نہیں کیا لیکن اُسکی تردید فضول ہے کیونکہ نیوگ بنفسہ ایک مکروہ اور شرمناک تعلیم ہے اور حامیان نیوگ لاکھ اُسکی فضیلت وجواز میں کسی وید یا شاستر سے حوالہ دیکر جایز ٹھہرا دیں مگر اسکو اپنی سوسیٹی میں بھی ہرگز جاری نہیں کرسکتے تا بدیگرے چہ رسد۔ شادی بیوگان کی دو چار نظیریں جو انہوں نے اپنی سوسیٹی میں کر دکھائیں اگرچہ وے بہت وقیع نہیں تو بھی جہانتک ہیں قابل اعتراض نہیں ہیں۔ مگر نیوگ کی ایک بھی نظیر عملًا حامیان نیوگ کے درمیان وقوع میں نہیں آئی۔ ہماری رائے میں شادی بیوگان خواہ اُردو شاستر جایز یا ناجایز ہو مگر انصافًا اور عقلًا نہایت مستحسن اور قرین صلاح ہے اور نیوگ خواہ بروئے وید جایز اور روا ہو مگر از روئے عقل وانصاف اور حمیت انسانی ایک مکروہ اور وحشیانہ تعلیم ہے۔ اگر فرصت ہوئی تو ہم اس کتاب پر پورا ریویو بار دیگر آئندہ کو لکھینگے ✤

ایک چھوٹی تقطیع ۱۶ صفحہ کا رسالہ موسوم بہ "رہبر مساحت" جسکو منشی سنت سنگھ صاحب فسٹ ورنیکولر ٹیچر بیرنگ ہائی مشن سکول بٹالہ وقاضی خیر اللّٰہ صاحب سکنہ چارسدہ ضلع پشاور حال متعلم سکول ہذا نے واسطے افادہ مڈل اور اعلی جماعتوں اور نیز عام شائقین کیواسطے مساحت کی مختلف کتابوں سے اقتباس کرکے شایع کیا ہے نہایت کارآمد اور فایدہ بخش ہے۔ اسکی قیمت ایک آنہ بلا محصول ڈاک ہے۔ شائقین مساحت اسکے مطالعہ کرنے سے بہت سی ضروری باتوں متعلقہ مساحت سے واقفیت حاصل کرینگے ✤

غور طلب پس جو کچھہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھہ کریں ویسا تم بھی اُنکے ساتھہ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کا خلاصہ یہی ہے۔ متی ۷-۱۲ ✤

مراسلات

بقیہ اسلام پر الکاٹ صاحب کی رایکا وزن

دوسرا اصول جو دین عیسوی کو انسان کی ترقی اور شایستگی کا بانی اور مددگار قرار دیتا ہے اور از اں موجب انسانی قدر و منزلت کو بحال کرتا ہے وہ محبت ہے۔ غیر قوموں کی کوشش جو اس شایستگی کے بارے میں ہوئی وہ اس سبب سے ضایع ہوئی کہ خود غرضی پر مبنی تھی کوئی خود غرض قوم دوسری قوم کا فایدہ مدنظر نہیں رکھ سکتی۔ مگر دین عیسوی نے اس اعلیٰ شایستگی کیطرف مایل کیا جو اخلاقی اور سوشل ترقی کہلاتی ہے۔ اور اسکی بنا محبت پر ڈالی جسکے سبب مسیح میں ہوکے "نہ یونانی ہے نہ یہودی۔ نہ ختنہ نہ نامختونی۔ نہ بربری نہ سقوطی۔ نہ غلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھ اور سب میں ہے" محبت ہی اس زرین فرمان کی بنا ہے کہ "اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو" محبت ہی اس ہدایت کی بنا ہے کہ "اے مردو اپنی جورؤں کو پیار کرو..... جیسا اپنے بدن کو" "دانائی سے اُنکے ساتھ رہو اور عورت کو نازک پیدائش سمجھکر عزت دو" محبت ہی اس تعلیم کی بنا ہے کہ "زیادہ عمر والیوں کی یوں منت کر جیسے ماں کی اور جوان عورتوں کی یوں جیسے بہنوں کی کمال پاکیزگی سے" یہہ اصول ہے جس سے انسان کی اخلاقی اور سوشل حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مسیحی قوموں نے اپنے ملکوں میں سے غلامی کو اپنی جانیں فدا کرکے موقوف کیا اور کوشش کر رہی ہیں کہ محمدی ملکوں میں سے بھی اس انسانی آفت کو دور کریں۔ ہاں یہی سبب ہے کہ مسیحی ملکوں میں زنانہ سوسیٹی کو سرفرازی ہوئی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مسیحی لوگ دوسری قوموں کو روحانی اور جسمانی فایدہ پہنچانیکی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اسلام کی عورتیں انجیل کی باتوں کو کچھ بھی غور سے پڑھیں یا سنیں تو معلوم کرینگی کہ دین عیسوی اُنکے حق میں مفید ہے نہ کہ اسلام۔ اور دین عیسوی کے اصول کی مذکورہ باتوں پر عمل کرنے سے خاندانوں کی سوشل حالت مترقی ہوگی اور جب وہ خاندان قوم بنیں تو عمدہ اور شریف اور پسندیدہ قوم ہوگی اور اگر بادشاہ ہوں تو رحم اور انصاف اُنکے قانون ہونگے۔ اور خاندان اور قومیں اور بادشاہتیں زمین پر خدا کی مرضی کو یوں پورا کرینگے جسطرح آسمان پر خدا کے فرشتے اسکی مرضی بجالاتے ہیں*

تیسرے علوم و فنون کے بارے میں جو دلیل زبان سیکھنے کی ہدایت سے نکالی گئی تھی یہہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ کیا بائبل میں ہر قسم کے علم و فن کی فہرست دی گئی ہے اور یا کہ دریافت اور ایجاد کرنے کی قوت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جسکے سبب سے مسیحی قومیں علوم و فنون میں اسقدر ترقی دکھا رہی ہیں؟ سو معلوم ہووے کہ بائبل کا منشا انسان کو وہ علم سکھانے کا ہے جو اسکی روحانیت کے اور نجات کے متعلق ہیں کیونکہ یہہ وہ باتیں ہیں جنکی فکر و کوشش میں انسان حیران اور عاجز ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے رحم کرکے ان باتوں کی بابت الہام سے اسکو علم بخشا ہے۔ مگر یہہ منشا نہیں ہے کہ انسان کو جیالوجی یا اسٹرانومی یا چھاپا وغیرہ سکھلاوے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان باتوں کی بابت بلاکسی فہرست کے دیئے جانے کے انسان بڑی ترقی دکھلا رہا ہے۔ مگر روحانی باتوں کی فہرست دیئے جانے پر بھی جیسی چاہئے ترقی نہیں کرتا۔ مطلب یہہ ہے کہ ان باتوں کو سکھلانا الہام کی غرض نہیں ہے تو بھی چونکہ خدا اور انسان کا تعلق اس دُنیا کے ساتھ ہے۔ اور اسلئے اسکی اُن چیزوں کا ذکر جو خدا نے پیدا کیں اور اُن چیزوں کا جو انسان کے کار آمد ہیں حسب موقعہ ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً خدا کی حکمت اور قدرت اور نیکی کو انسان پر ثابت کرنیکیلئے عالم کی پیدایش اور اُسکے قوانین کا ذکر آیا ہے جیسا پیدایش اور ایوب اور زبور کی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور جنکی انجیل اکثر مقامات میں تصدیق کرتی ہے تو اس مختصر بیان نے گویا خود ہی مسیحی لوگوں کو سیتے نجوم اور جیالوجی اور جغرافیہ کیطرف مایل کیا چنانچہ مصنف کتاب (پراسپول میں) دیباچہ میں یوں تحریر کرتا ہے کہ "بائبل جو بالاتفاق دُنیا میں سب سے عمدہ کتاب مانی گئی ہے بہت صدیوں تک گروہ انسانی کے نہایت تعلیم یافتہ اور لایق شخصوں کے مطالعہ کی کتاب رہی ہے" یہہ بات سچ ہے کہ بعضوں نے اسکے بیانات کو رد کرنے کی کوشش کی مگر بہتیروں نے اسکی صداقت کو ثابت کیا ہے (جو علوم ارسطو اور فیثاغورث اور اقلیدس اور ارسٹارکس وغیرہ نے سکھلائے بعض عالموں کے نزدیک حضرت سلیمان ابن داؤد اُنکا بانی تھا۔ ان لوگوں نے سلیمان کے آیندہ صدیوں میں ان علوم کے بیچ رہتے ہوئے بڑے سیریا اور مصر اور بابلونیا میں جمع کئے وہ بائبل میں درج نہ کئے تھے مگر مابعد کے علوم کی بنا تھے) باوجود اس علمی ترغیب کے جو بائبل کے بیانات سے حاصل ہو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر قسم کے علوم و فنون میں اسقدر ترقی جیسی مسیحی قوموں نے دکھائی ہے فیض رحمانی سے خالی نہیں ہے۔ خداوند مسیح نے فرمایا تھا کہ تم سچائی کو جانوگے اور سچائی تمہیں آزاد کریگی (یوحنا ۸: ۳۲) اور اپنے تئیں سچائی قرار دیتا ہے۔ جس سے یہہ حاصل ہے کہ مسیح پر ایمان لانے سے ہر قسم کی باطل قیود سے آزاد ہونگے بدرجہ اولیٰ گناہ کی قید سے اور بدرجہ ثانی سچائی ہر قسم کے علمی باطل اوہام کی قید سے آزاد کریگی۔ سچائی ایک وسیع لفظ ہے اور علمی اور اخلاقی سچائی کو شامل کرتا ہے۔ اور اس وعدہ کے ساتھ جب کوشش کی اس ہدایت کا خیال کرتے ہیں کہ "ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو"۔ (تسلونیقیوں ۵: ۲۱) تو دین عیسوی کو ہم ایسا پاتے ہیں

کردہ اپنے پیروؤں کو نہ صرف علوم و فنون میں ترقی کرنیکی بڑی گنجایش دیتا ہی۔ بلکہ ترغیب بھی دیتا ہی۔ ورشل قرآن کے ساتویں صدی کے عربوں کی زبان اور خود غرضی اور علوم میں قید نہیں کرتا۔ اور مسیحی قوموں کی آزادانہ کوشش کا یہی سبب معلوم ہوتا۔ یہی سبب ہی کہ وہ اَور قوموں کی علمی باتیں اختیار کرنے سے نہیں ڈرتے اور اپنی علمی تحقیقات کے نتیجے سکھلانے سے نہیں گھبراتے۔ دین عیسوی سچی شایستگی اور سچے علم کا کبھی دشمن نہیں ہوا۔ جب یونانیوں اور رومیوں کا علم بیرونی حملوں اور لڑائیوں سے موقوف ہونے لگا تو وہ دین عیسوی کے پَیرو تھے جنہوں نے اسکو تاریک زمانہ تک بحال رکھا وہ عیسائی لوگ تھے جنہوں نے عربوں اور ترکوں کی سختیوں اور حملوں کے باوجود علم کی چرچا قایم رکھی۔ وہ عیسائی لوگ ہیں کہ جب کچھ عرصہ عرب اُسے بحال رکھکے ہٹ گئے تو اُنہوں نے نہ صرف اُسے بحال رکھا۔ مگر جب ریفارمیشن کیوقت اُنکا ایمان مسیح پر درست ہوا اسوقت سے وہ ہر قسم کے باطلوں سے آزاد ہونے لگے اور اسقدر باتیں ایجاد اور دریافت کی ہیں کہ ایسا روشن زمانہ دُنیا نے کبھی دیکھا نہ تھا۔ ہاں اسقدر تبدیلیاں اور نئی ترقیاں کی ہیں کہ گو سقراط فلاسفی کا بانی تھا اور ارسطو سائینس کا مگر اُنکی فلاسفی زمانہ حال کی روشنی کے سامنے بچہ ہوگئی ہی۔ پس کیا پُرانے مُردوں کو روویں یا اس نئی روشنی اور نئی زندگی سے فیض اُٹھاویں جو مسیحی قوموں کے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلی ہی اور خدا تعالیٰ کے شکرگذار ہوویں جسنے ایسا دین عطا فرمایا جو انسان کی عقلی اور اخلاقی اور سوشل اور ملکی حالات کو بہتری کی طرف ترقی دینیوالا ہی بشرطیکہ انسان اسکی ہدایتوں کے مطابق چلا کرے۔ اور جو جو ترقیاں دین عیسوی کے پیروؤں کے ذریعہ سے محمد صاحب سے پہلے ہو چکی تھیں اور جن جن ملکوں میں ہو چکی تھیں اُنکا مختصر احوال بندہ نے دیگر کتب میں کیا ہی۔ زیادہ واقفی کے لئے کتب تواریخ دینی کا مطالعہ کیا جاوے۔ اور اُن ترقیوں اور فایدوں کی بابت بھی جو محمد صاحب کے بعد ابتک ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور جان رکھو کہ جو دین انسان کو عقلی اور روحانی اور سوشل باتوں میں سرفراز نہیں کر سکتا یا ایسا کرنے کے اصول اپنے میں نہیں رکھتا وہ مذہب انسان کے لئے نہیں ہی۔ اور نہ خدا کیطرف سے ہی۔ اب اگر الکاشف صاحب اپنی رائے کے لئے کوئی ایسی دلیل رکھتے ہیں جسکی تردید یا کیفیت اس تحریر میں نہ آئی ہو تو وہ بھی پیش کریں۔ اور اگر اس وزن کا جو بندہ نے اُنکی رائے کی بابت کیا ہی کچھ وزن کم کر سکیں تو بندہ خوشی سے سُنیگا +

راقم
(پادری) جی ایل ٹھاکرداس
گجرانوالہ

مہایم کا نظارہ اور مختصر حالات

شہر مہایم اگلے زمانہ کا ایک ٹوٹا پھوٹا نمونہ ہی۔ بمبئی سے جانب شمال آٹھ میل پر عربی سمندر کے کنارہ پر واقع ہی۔ سلاطین گجراتیہ* کے زمانہ میں یہہ شہر بہادروں کا رزم گاہ رہا ہی اور اہل پرتگیز اور سلاطین گجراتیہ کے خون کے فوارے اس سرزمین پر اڑے ہیں۔ اس شہر میں سمندر کی لطیف اور دلکشا ہوا کے سوا اور کوئی وصف نہیں ہی۔ مہایم کے سمندر کی لہریں ایک عالیشان پنکھا ہیں جو اہل مہایم کے لئے سمندر کی سیلی اور فرحت بخش ہوا کو شبانہ روز چلایا کرتی ہیں۔ مہایم میں نارجیل کے باغات کثرت سے ہیں۔ اور ایک پُرانا مستحکم قلعہ لب سمندر ہی جسکو صاحبان یوروپ نے اپنی طرز پر تراش خراش کر بنا لیا ہی اور ایک یوروپین رہتا ہی۔ ایک پہلو پر یہہ اسلامی شہر بھی کہا جا سکتا ہی اس لئے کہ ایک پیر کی تربت ہی اس لحاظ سے ہزاروں مسلمانوں کا مجمع مہایم میں رہتا ہی۔ بمبئی کے متمول مسلمانوں کی ناموزون فیاضی نے بیسیوں دلکشا مکانات لب سمندر تعمیر کئے ہیں اور اپنے ہمجنسوں کو ضیافت کے لئے بلا کرایہ دیتے ہیں۔ جس سے مہایم میں شبانہ روز ضیافت (پکنک) کے جلسے جمے رہتے ہیں۔ مہایم کی ہوا میں فونوگراف کی آواز اور ظفر اور امانت کی غزلیں گونجتی ہیں۔ بمبئی کے متمول اور غربا عیاش طبیعت مسلمانوں کے لئے مہایم عشرت منزل اور فضول اور لغو مشغلوں کی جگہہ ہی۔ مگر شریف مسلم صرف دفع تکان اور صحت اور تندرستی کے لئے آتے ہیں اور اپنے ہم مشرب ناشایستہ لوگوں کے ساتھ اختلاط اور میل نہیں رکھتے۔ سر جمشید جی۔ جی جی بھائی بارونیٹ نے ایک نہایت خوشنما کھواں اور مہایم اور باندرے کے درمیان میں ایک عالیشان پل جسکا طول تخمیناً ایک میل ہی تعمیر کیا ہی گو مسلم اور ہندو کثرت سے آباد ہیں مگر اُنکی جانب سے رفاہ عام کے لئے کسی چیز کا نشان دکھائی نہیں دیتا۔ ہمیں حیرت ہوتی ہی کہ مہایم جیسے وجیہ اور شاندار شہر میں لایبریری نہیں ہی اور پوسٹ آفس بھی

*نوٹ مہایم کے واقعات صاحب تواریخ مراۃ سکندری اور مراۃ احمدی جلد اول اور دوم نے مرفع بمرقع بیان کئے ہیں۔ مراۃ احمدی نایاب تھی ہمارے پُرانے عنایت فرما قاضی عبدالکریم صاحب تاجر کتب بمبئی کی مساعی جمیلہ نے عالیجناب نواب عثمان خان صاحب بہادر رئیس پالنپور کے کتب خانہ سے بہم پہنچائی اور جلد دوم کا قلمی نسخہ میرے والد بزرگوار نے دیا۔ ان تینوں کتابوں کو کسیقدر انگریزی طرز پر ایک شیریں قلم کاتب سے لکھائی ہیں اور نفیس کاغذ پر چھپی ہیں۔ صاحب مراۃ احمدی نے واقعات کے بیان کا وہی طرز اختیار کیا ہی جو اہل یورپ کا ہی صرف فرق اتنا ہی اپنی رائے کم دیتا

بقیہ نوٹ ہی اور سلاطین گجراتیہ کے حالات کو جلد اول میں بیان کیا ہی اور جلد دوم میں جغرافیہ اور قومی تواریخ اور محاصل کو لکھا ہی مگر شل عربی فارسی مورخوں کے محاصل کے وصول کرنے کے قواعد قلمبند نہیں کئے۔ خاں اسنے اکبرنامہ اور آئین اکبری کی کسیقدر پیروی کی ہی + منہ

نہیں ہی گو بہت سے تاجر اور اہل عملہ اور کلارک آباد ہیں اور کچھ کم آٹھ ہزار گھر کی آبادی ہی ✣

مہایم کا حلوا مشہور ہی اور بڑا لذیذ ہوتا ہی۔ مہایم میں بہ نسبت بمبئی کے ہر ایک خوردنی اشیا گراں ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ اسکا کیا سبب ہی؟ شاید یہہ سبب ہوگا کہ تھکے ماندوں۔ مریضوں اور ضیافت پسندوں کی آرام گاہ ہی ✣

مہایم میں رومن کیتھلک دیسی مسیحیوں نے بھی آباد ہوکر وسیع حصّہ روک لیا ہی۔ معدودی چند مسیحیوں کے سوا سب تاڑی فروشی۔ شراب فروشی اور ماہی گیری کا پیشہ کرتے ہیں۔ ہم رومن کیتھلک مسیحیوں کی حالت دیکھکر پروردگار کا شکر کرتے ہیں کہ ابتک مثل اہل یورپ اور رومن کیتھلکوں کے بمبئی اور بمبئی احاطے کے دیسی پروٹسٹنٹ مسیحیوں نے شراب فروشی کا زہردار پیشہ اختیار نہیں کیا بعض کو رومانع مسلم شراب پیتے ہیں مگر ابتک ہم نے کسی مسلم کو شراب فروش نہیں دیکھا✣۔ مہایم میں رومن کیتھلکوں کا ایک خوبصورت گرجا ہی جسمیں تخمیناً تیس برس پر جناب پادری وہیٹ صاحب مرحوم اور ہمارے پیارے بزرگ پادری نارائن شی شاہدری صاحب ڈی ڈی اور ایک رومن کیتھلک منشر کے دینی مباحثہ ہوا تھا اور مدت تک جاری رہا۔ واہیٹ صاحب لیٹن میں گفتگو کرتے تھے۔ مگر رومن کیتھلک منشر شی شاہدری صاحب کو مسیحی مذہب سے ناآشنا جانتا تھا اسلئے کہ لیٹن نہ جانتے تھے۔ رذیل پیشوں کے رومن کیتھلک مسیحی اپنے مذہب سے محض ناآشنا ہیں صرف بیوی مریم کا نام جانتے ہیں اور یسوع کا نام تک انکو یاد نہیں ہی۔ یسوع ماریا کا بیٹر (لڑکا) کے نام پکارا جاتا ہی۔ کچھ کم بیس برس ہونگے ہمارے پیارے اور دینی بزرگ پادری دھنجی صاحب مقیمی بمبئی نے تبدیل ہوا کے لئے مہایم کو اپنا مسکن قرار دیا تھا مولوی عبدالرحمان صاحب مقیمی سورت انکی ملاقات کو مہایم آئے ایک لنگوٹے شخص سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ کہا ہم کرسٹاؤن ہیں۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا یہاں کتنے کرسٹاؤن ہونگے۔ جواب دیا کہ مہایم انہیں سے بھرا ہوا ہی جس سے مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کہ کرسٹاؤن کون ہ؟ جواب دیا کہ مار کر کرسٹاؤن دھرم میں لائے ہوئے لوگ۔ مولوی صاحب جس بات کے سننے سے خوش ہوئے تھے انکی خوشی دوکھ سے بدل گئی۔ مہایم میں رومن کیتھلک کلیسیا کے بہت سے بنگلہ ہیں جنکے کرایہ سے کلیسیا کا انتظام ہوتا ہی۔ گو افلاس کے سبب یہہ انتظام نکتہ چینی کے قابل نہیں ہی مگر ایسے انتظام سے کلیسیا میں آزاد ہونے کی قوت پیدا نہیں ہوتی اور اسکو آزاد ہونیکا خیال نہیں آتا۔ اس قسم کی کلیسیا چھکڑے میں جوتے ہوئے بیلوں کے مانند ہی جنکی قوت گاڑیبان کے اختیار میں ہی۔ گو پروٹسٹنٹ مشنری کتنے ہی تنگ خیالات کے سمجھے جاتے ہوں مگر بحیثیت مجموعی بہ نسبت رومن کیتھلک فادروں کے زیادہ کشادہ خیالات اور فیاض دل ہیں ادنیٰ درجہ کے مسیحیوں کے لئے بھی جہاں جاتے ہیں مدرسے بناتے ہیں اور سنڈے اسکولیں قایم کرتے ہیں اور مدرسوں میں روزانہ بائبل سکھلاتے ہیں۔ اور انکو مسیحی مذہب کی خاصیت سے واقف کرتے ہیں۔ رومن کیتھلک مشنریوں کے کالج اور اسکولیں صرف اعلیٰ درجہ کے مسیحی قوموں کے لئے ہیں ✣

مہایم میں رومن کیتھلک مشنریوں کا اہل یورپ اور پرتگیز کے لئے لب سمندر ایک دلفزا جگہہ پر مدرسہ ہی گو ایک اور مقام پر غربا کے لئے بھی ہی جسمیں انگریزی ابتدائی تعلیم دیجاتی ہی۔ اونتیس طلبا سے زیادہ نہیں ہیں طلبا کی قسمت پر تارک الدنیا فادروں نے قفل لگا دیے ہیں جس سے وہ علمی ترقی نہیں کر سکتے۔ کثیف کرتے اور لنگوٹیاں انکو پہناتے ہیں اور غلاموں کی سی حالت میں انکو رکھتے ہیں۔ رومن کیتھلک مسیحیوں کو غیر قومیں ستیڈور کے نام سے پکارتے ہیں۔ عام مسیحیوں کا لباس لنگوٹی ہی جو حضرت آدم کے لباس سے کچھ وضعدار ہی۔ مہایم میں کسی پروٹسٹنٹ مشنری کی آواز سنائی نہیں دیتی ✣

مہایم کو بمبئی کی میونسپل کمیٹی کے ساتھ الحاق کیا گیا ہی۔ مہایم جیسے دل افزا شہر کا صرف وہی حصّہ صاف ہی جہاں اہل یورپ آباد ہیں۔ مہتروں کا کام سمندر کا جزر و مد کرتا ہی ورنہ اس شہر کی زمین امراض خیز ہو جاتی مجھے معلوم نہیں میونسپل کمیٹی کیوں صفائی کا انتظام نہیں کرتی۔ گو لکھو کھا روپیہ غربا کی خوراک سے بذریعہ متعدد ٹکسوں کے وصول کرتی ہی۔ ہم اپنے مذہبی روزنامچہ کو اس مضمون میں نہیں ملاتے کسی اور موقع پر اسکو نقل کرینگے کیونکہ شاید صاحب ایڈیٹر نور افشاں بوجہہ طوالت ناراض ہونگے ✣

راقم۔ خاکسار حسام الدین۔ از مہایم

✣ نوٹ ہم نے کئی مسلمانوں کو شراب فروش دیکھا مگر انکو شراب نوش نہیں دیکھا ✣ ایڈیٹر

چند ریمارک وعظ الجلیل فی الاصطباغ الانجیل پر

پہلا سوال عقاید اصطباغ اور عشا پر یہہ ہی کہ کیا ان عقیدوں میں بجز انہی روحانیت کے فی نفسہ کچھ روحانیت بھی ہی۔ غرض بجا جام الشرر ہی اور خیال بجا جو چشمہ حیوان جو چاہے سو کہدے الا فی الحقیقت یہہ ہر دو عقاید بجز حکم رسومی کے نجات یا نجات دہندہ کا جز کوئی بھی اپنے اندر نہیں رکھتے اور بدن سے گذر کر روح تک انکا کچھ اثر نہیں پہنچتا۔ لہذا حد سے بڑہانا اور گھٹانا انکا دخل معقولات سے بھی گذر جاتا ہی ہی ✣

دویم جبکہ پولوس مقدس یوں فرماتا ہی کہ تمہارا ایمان

(یعنی المسیح میں) ایسا ختنہ ہوا ہی جو ہاتھ سے نہیں جو جسمانی گناہوں کا بدن اُتار پھینکنا ہی کہ تم اُسکے ساتھ بپتسما میں گاڑے گئے اور جی اُٹھے - اور پھر ختنہ میں جبکہ نفس کی سرزنش بر آیا ہی اور بپتسما میں بدن کے دھو پھینکنے پر تو ان ہر دو رسوم میں نزاع کرو اور کیا علاقہ درکار ہی - یہہ سوال مطلقاً جہل سے نکلتا ہی نہ علم سے کہ ختنہ تو انسان ہی کی ہوتی تھی تو پھر نسار کا بپتسما کسلئے کیا جاتا اگر وہ بجائے ختنہ کے آیا ہی - جہل اسمیں یہاں ہی کہ سائل یہہ نہیں دیکھتا کہ ختنہ میں برلحاظ ستر نسار اور اُس اصول کے کہ جیسے نسار انسان سے نکلی ویسے ہی انسان میں وہ شمار بھی ہو سکتی ہی اجازت ختنہ نسار کی نہیں ہوئی الا بپتسما میں بے ستری نسار کی کچھ نہیں ہوتی لہذا اُس اصول کا لگانا بھی اسمیں کچھ ضرور نہیں اسلئے ختنہ کی بمقدر نسار اجازت نہیں مگر بپتسما کی اجازت تو برکنار بلکہ حکم بھی ہوا ہی - ایک بڑا سوال یہہ ہی کہ جبکہ خداوند یوں فرماتا ہی کہ کوئی نقطہ یا شوشہ توریت کا نسخ نہوگا مگر تکمیل ہی تو اگر ختنہ کی تکمیل بپتسما ہی میں بقول پولوس حواری کے نہیں ہوئے تو پھر کہاں اور کسمیں ہوئی معترض ہی دکھا دے - یہہ کہدینا اُسکا کافی نہوگا کہ عہد قدیم کے لوگ کلیسیا نہ تھے مگر بنی اسرائیل و یا شہر کا زنی اسرائیل یا افضل قوم وغیرہ ہی جو کلیسیا کا تبادلہ کچھ نہ تھا - ایسے کہنے سے تکمیل رسم ختنہ کی کچھ نہ ہو جائیگی - اور ایسا کہنا ہی اُنکا باوجود اسکے کہ پرانا وثیقہ نبوت ہائے نشانات و الفاظی سے بھرا ہی کہ جنمیں زمان و مکان و خاندان اور نشان ہا گوناگون خداوند یسوع المسیح کے صاف درج ہیں بجز بدنیت یا جنون اُنکی کے اور کچھ نہیں دکھلاتا کیونکہ ایسی نبوتیں اور معجزات اُمید خالی کے لئے محض ایک فعل عبث ہوتے ہیں اگر قول اُنکا کچھ جان رکھتا ہو - ہاں یوں اگر کوئی کہے کہ قدماء کے ہاتھ میں صرف ایک تصویر بیجان ہی تھی تو مضایقہ نہیں لیکن وہ تصویر کسکی تھی اور صاحب تصویر اُس تصویر کے وہ منتظر تھے یا نہیں اگر تھے تو وہ کلیسیا کیونکر نہ ہوئے اگر نہیں تو یا تو منصوبہ عہد عتیق کا باطل ہی یا معترض پر بطلان صریح یا جنون ہی ہی ہیں ۞

سیوم - وہم زدوں کی باتوں کا تو کچھ ٹھکانا نہ کسی عاقل کو واقع میں نہیں ملتا مگر حق ہی ہو کہ پرانے وثیقہ میں صریح و صاف حکم بپتسما کا کہیں کچھ نہیں - ختنہ میں بپتسمے کا مضمن ہونا یا بحر احمر میں بپتسمے کا پانا بزرگان سلف کا کچھ صاف ہرگز نہیں لہذا ان امروں کی شرح ملہمان ہی کو زیبا ہی نہ غیر ملہمان خلف کو - اور پھر یوحنا بپتسمہ دینے والے کا بپتسما خداوند المسیح کا بپتسما ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ شخص پنتکوست سے پہلے گذر چکا تھا اور پنتکوست سے پہلے پرانے ہی وثیقہ کا عمل تھا نئے کا ابھی کچھ لہذا یوحنا کا بپتسما المسیح کا بپتسما بھی نہیں ہو سکتا مگر وہ نئی شرح ختنہ کیواسطے تیاری آمد شریعت تو خداوند المسیح کے البتہ کرتا ہی - پس افسس کے لوگوں کا بپتسما پہلا تو یوحنا یا اُسکے شاگرد اپلوس ہی کا تھا جو خداوند المسیح کا بپتسما وہ نہیں ہو سکتا تھا اور وہ دوسرا خداوند ہی کا تھا جو ضروری ٹھہرا - یوحنا نے اگر بچوں کو بپتسما دیا یا بچوں کو بپتسما دینے سکھلایا تو وہ ملہم کس ہو کر غلطی کرنیکی قابل نہ تھا لہذا غلطی کی بنا پر اُسکا بپتسما رد بھی ہو سکتا تھا کیونکہ غلطی بجہت الہام اسمیں ہو نہیں سکتی تھی یوحنا باوجود انکہ سلف کے انبیا میں سب سے بڑا شمار ہوا ہی مگر خلف کے شاگردان میں سب سے چھوٹا نیز اسلئے کہ نبوت تو پرانے عہد کی گو اُسپر تمام ہوئی تھی مگر تکمیل نبوت و رعہد جدید اپنے ہر شاگرد خلف سے کمتر دیکھی تھی ۞

چہارم - جبکہ یوحنا نے نبوت یہہ کی تھی کہ المسیح خداوند آگ اور روح سے بپتسما دیگا اور تکمیل اسکی میں آگ صرف بشکل زبانوں ہی کے سروں پر قایم ہوئی تھی تو غوطہ کی ضرورت کونسی ہی - ہم بالغوں کے بپتسما اور غوطے کے مخالف کچھ نہیں (بجز عورات کے غوطے جو سارے تکلفوں کے ساتھ بھی شرم کی بات ہی) مگر جب بپٹسٹ لوگ غرض کے اندھے ہو کر بپتسما کو تبادلہ ختنہ کا نہیں مانتے یا ختنہ کو صرف برکات فانی ہی کا نشان مطلق جانتے یا ختنہ کو فی النفسہ نشان زیادہ کچھ قرار دیکر بچوں کو سپاہی زادے با نشان ہونے سے بھی روکتے تاکہ وہ تلقین اور پرورش سپاہی زادوں کیطرح پا کر بابِ عہد بندی کے واسطے تیار ہوں تو بدعتی وہی ہیں نہ اُنکے مخالف جو کلام اور عقل کے پابند ہیں - خداوند نے ایک جگہہ یوں بھی فرمایا ہی کہ جو ایمان لاتا ہی اور بپتسما پاتا نجات پاویگا مگر جو ایمان نہیں لاتا (یہہ یہاں نہیں لکھا کہ اور بپتسما نہیں پاتا) اُسپر سزا کا حکم ہوچکا - یہاں سے قدر منزلت بپتسما کی ظاہر ہی کہ یہہ اُنہوں پر ہی فرض ہی جو موقع بپتسما با انکار رکھتے ہیں جبکہ ایمان قابل تکلیف شریعت کو بوسیلہ روح قدس کے ہر جگہہ پہنچ سکتا ہی - چنانچہ باب انجیل یوحنا میں لکھا ہی کہ سچا نور وہ ہی (یعنی خداوند المسیح مظہر الٰہی ہی) جو ہر ایک کو منور کرتا ہی اور میکاہ نبی اپنے باب ٦ - ایت ٨ میں کل فرائض مسیحیان اور دین مسیحی کو کندہ در فطرت بھی دکھاتا ہی - غرضکہ بپتسما کو نشان فرمان برداری ایسے کسوں سے زیادہ کچھ کا سمجھنا کہ جو اقرار ایمان اپنے کا اسمیں ظاہر کرتے ہیں اور ختنہ کی سی اسم نویسی سے اُسے بڑھانا کہ جس سے بچے خارج رکھے جائیں بپٹسٹ لوگوں ہی کی عقل ہی اور طرہ یہہ کہ وہ اُسپر آپ ہی قانع نہیں رہتے مگر جو ویسا ہی نہ مانے اُسکو بدعتی ٹھہراتے ۞

بزرگان غیر ملہمان کو ہم چھٹی رسالہ اپنے باب اسمائی کا تو مانتے ہیں مگر شارح اُسی قدر صحیح جانتے جو الفاظ کلام سے اپنی شرح پیدا کر دکھلائیں - نہ کہ

خود ہی کلام بن بیٹھیں ٭

عبید یاہ انجم۔

حکام امرتسر کی بیجا شکایت

اب بعض اخبارات میں مسٹر وار برٹن صاحب کی شکایت بیجا کے ساتھ کرنیل بنگ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر پر بھی ناواجب اور غیر موزوں الفاظ کے ساتھ حملہ شروع ہوگیا ہی ٭

جسکا باعث اور تو کوئی معلوم نہیں ہوتا ہی سوائے اسکے کہ صاحب موصوف ابتدائی دریافت حال شکایت تحریر جلسہ سزایافتگان امرتسر کمیشن مقررہ کے ایک ممبر تھے اور بحوالہ تحریر رپورٹ صاحب موصوف ایک جوڈیشل افیسر امرتسر کے تبادلہ کے تحریک ظاہر ہوئی تھی ٭

ہم حیران ہیں کہ اس سے پہلے عرصہ پانچ سال میں و بالخصوص جبکہ گرفتاری اشخاص جرایم پیشہ بہات امرتسر مجیٹھہ وسوہلن وغیرہ میں انسداد جرایم کے لئے درپیش تھی۔ اُن ایام میں کوئی شکایت کسیطرح کی سوائے شاکرئی انتظام ہر دو صاحبان مسٹر وار برٹن صاحب و کرنیل لینگ صاحب اخبارات میں دیکھی نہیں گئی۔ اور غالبًا ٹریبون اخبار کا پریس بھی اُن ایام میں بند نہ تھا۔ جو آجکل مجیٹھہ وسوہلن وغیرہ واقعات سال گذشتہ کو عرصہ بعد ناجایز کارروائی پر محمول کرتا ہی ٭

افسوس ہی کہ اُس دست برد مجرمان امرتسر کا حال فروگذاشت کیا جاتا ہی۔ جسکا خطرہ ہر وقت ہر فرد بشر کو لاحق جان رہکر ہر مرد و زن کو مانع آوائے رسوم مذہبی کا تھا۔ جسکے واسطے اُنکو اپنی مقامات سکنی سے کسیقدر فاصلہ پر جانا پڑتا تھا۔ اور جانے کی حالت میں بغیر نقصان جان و مال کوئی شخص محفوظ واپس نہ آتا تھا ٭

اور ہر شخص کو اس امر سے اقبال کرنا پڑیگا کہ وہ گروہ مجرمان ضلع امرتسر جو ارتکاب جرایم آتشزدگی و قتل وڈکیتی و سرقہ بالجبر وغیرہ کے عادی تھے۔ کس درجہ تک اپنی عادات معہودہ سے باز رہی ہیں جنکی اُن راستوں و گذرگاہ عام میں جو تک بھی نہیں ملتی کہ اب وہ کہاں ہایں ٭

عرصے کے بعد رعایائے امرتسر نے وہ زمانہ اپنی حکام کیوقت میں پایا ہی کہ فوج ہارنیاں یاجوج ماجوج جرائم پیشہ لودیانہ کی روک کیواسطے ایک سد سکندری قایم ہوکر ضلع امرتسر اُنکے مداخلت سے محفوظ ہوگیا جہاں صدہا اشخاص ہارنیاں گروہ بندی کرکے غارتی مال کیواسطے ہمیشہ اس ضلع کی رعایا پر دھاوا کرتے تھے۔ جس سے ہر ماہ کے اخیر پر شب ہائے تاریک میں بہت لوگ برباد ہوجاتے تھے اور کوئی سامان اوقات بسری کے واسطے نہیں چھوڑا جاتا تھا ٭

ان جملہ امور کے انسداد کے دوران میں البتہ یہہ شکایت تو سنی جاتی تھی کہ کرنیل لینگ صاحب اور مسٹر وار برٹن صاحب ملازمان پولیس اور سول پر نہایت سختی کرتے ہیں جنکو نفس انتظام کیواسطے مفید خیال کیا جاتا تھا۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا سُنا گیا۔ کہ دو ایک ڈپٹی انسپکٹر و دیگر ملازمان ماتحت عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر میں فروگذاشت عمل منصبی کی باز پُرس کے لئے حاضر نہ ہوں۔ یقین ہی کہ عہد صاحبان موصوف سے اول ایسا ثبوت نگرانی ملازمان کا دفتر امرتسر سے حاصل نہ ہوگا ٭

اس امر خاص کے لحاظ سے بعض مضامین اخبارات کے دیکھنے سے ہمکو سازش ملازمان ہر دو صیغہ بھی معلوم ہوتی ہی جسکا حال عجب نہیں کہ حکام پر بھی ہویدا ہو جبکہ عام میں طرح طرح پر تذکرہ اسکا درپیش ہی۔ اور ان معمولی شکایات کو مبالغہ سے متواتر طرح طرح پر اخبارات میں جاری رکھنے سے ایک اور خیال بھی ہمارا قایم ہوتا ہی۔ کہ فریق دوم سوائے ملازمان نیشنل کانگریس ہیں کہ جنہوں نے صاحبان موصوف کی جانب سے اپنے اغراض کانگریس میں کوئی فتور یا بدنظمی واقع دیکھ کر حیلتًا ایک پردہ کے اندر بیجا شور شروع کیا ہی۔ تاکہ اپنی حکمت عملی کے ذریعہ سے وہ اپنی دباغت کا سلسلہ حکام پر پیدا کریں ٭

اور رعایائے برٹش گورنمنٹ کو اپنی تمردی آزادانہ سے یہہ ایک طریق سردست دکھلاویں۔ کہ حکام وقت کو وہ کس نظر حقیر سے دیکھکر پھر محفوظ رہتے ہیں۔ اور آیندہ اس سے زیادہ کچھ اور بھی ہونیوالا ہی۔ جس کیواسطے وہ پیروی کے لئے سرگرم ہیں۔ تاکہ حکام برٹش گورنمنٹ کو ہماری اغراض کے خلاف ملک میں کوئی حق حکومت قایم نہ رہے ٭

ایسی حالت میں شکایت حکام کو جو ایک بہت دُور دراز ملک کے حصّوں میں محض سیاست قایم شدہ کے بنا پر بڑی بھاری تعداد خلایق میں ذمہ وار انسداد جرایم وہر ناجایز امر کے ہیں۔ گورنمنٹ کو کسیقدر نظر غور و فکر سے دیکھنا چاہئے ٭

اگر واقعی بعض امور استحقاق قانونی کی رعایا کو شکایت ہو۔ تو پھر ذاتی اوصاف حکام کے خلاف دیگر طور پر متواتر اخبارات میں مذمت کرنیکا کیا مطلب ہی ٭

ہم کسی شخص امیر و غریب شرفا و رؤسا امرتسر کو شاکی صاحبان موصوف نہیں پاتے اور کوئی نتیجہ سوائے اسکے اخذ نہیں ہوتا۔ کہ راقم اس بیجا شکایت کے اہل کانگریس ہیں۔ لہذا ہمکو مزید تجسس اپنے اس خیال کی تائید کے واسطے درپیش ہی جسکا نتیجہ آئندہ کسی موقعہ پر ظاہر کرینگے ٭

راقم ایک خیرخواہ پبلک

واقعات اور رائیں

مسٹر ہنری ایم سٹینلی اپنے ایک آرٹیکل میں جو ماہ جون کے اخبار اسکریبنر میں شایع ہوا ہے یوں لکھتے ہیں "نہایت تاریک ساعتوں میں مجبور عاجزانہ اقرار کرنیکو کہ میں خدا کی مدد کے بغیر لاچار ہوں میں نے بیابانی تنہائی کے عالم میں یہہ منت مانی کہ میں آدمیوں کے روبرو خدا کی مدد کا اقرار کرونگا۔ آدھی رات کے وقت موت کی خاموشی میرے آس پاس تھی میں ماندگی سے کم زور تکان کی وجہہ سے پڑا ہوا اور میرے گورے اور کالے رفیقوں کے لئے جن کا مقدر میرے نزدیک ایک راز تھا فکر میں مبتلا تھا۔ اس جسمانی اور دلی تکلیف کیحالت میں مینے خدا سے منت کی کہ مجھکو پھر میرے لوگوں سے ملاوے۔ نو گھنٹے اسکے بعد ہم ایک بیحد ولربا خوشی میں مسرور ہوئے۔ ایک قرمزی جھنڈا دکھلائی دیا جسکی لہراتی ہوئی تہوں کے نیچے عرصہ دراز سے گم گشتہ پچھلا کالم چلا آتا تھا"+

ہندوستان میں بہت نوجوان مشتاق ہیں کہ اپنے ہم جنسوں کی نہایت بہبودی کے لئے کچھ کریں۔ یہہ اشتیاق و آرزو قابل تعریف ہے۔ لیکن اگر اسمیں بھلائی مطلوب ہو تو ضرور ہے کہ وہ ٹھیک اصولوں کے مطابق عمل میں آوے جنمیں خاص اصول یہہ ہے کہ پہلے خود وہ شخص خدا سے تعلیم یافتہ ہو۔ وہ پہلے یہہ تلاش کرے اور جانے کہ سچائی کیا ہے سچائی کو جانکر اسکو قبول کرے آدھے دل سے نہیں لیکن اپنے سارے تن من سے تب وہ لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے نور کا پیغام رساں ہو کر نکلے۔ "نہ تو زور سے نہ قوت سے لیکن میری روح سے خداوند فرماتا ہے"۔ علم کے تمام ممکن الحصول خزاین تمام عقلی قوت کسی شخص کو پست حال لوگوں کی بہتری افزون کرنیکے لائق نہیں بنا سکتے ہیں۔ کوئی دوسرا نظارہ زیادہ تر دردانگیز بہ نسبت اُس آدمی کے نہیں ہے جو خدا کی خدمت اپنی ہی طاقت سے کرنیکی کوشش کرتا ہے+

ہمعصر پیسہ اخبار ناقل ہے کہ سرزمین سوامی گوکلنند کے مشہور حامی اپنی مشن کی تکمیل کے لئے انگلستان جانیوالے ہیں۔ لیکن جبتک سوامی صاحب اپنے آپکو اخبار پایونیر کے لگائے ہوئے الزامات سے بری نہ کریں لوگ اُنپر اعتبار نہ کرینگے۔ سوامی صاحب کو کامیابی حاصل ہو یا نہ ہو انگلستان کی سیر تو مفت میں کر آوینگے+

پٹیالہ اخبار بحوالہ نامہ نگار امرتسری لکھتا ہے کہ کانگرس کی تحریک میں کل سامعین کو متفق ہونیکی لکچرر نے تحریک کی اور اسمیں عیسائیوں کو بھی ایک جزو (اگرچہ نہایت ہی کم ہے) شامل کیا گیا۔ لیکن اس اتفاق اور اتحاد کو اسوقت ظاہر کیا گیا جبکہ چیرمین سے بوجہہ عیسائی ہونیکے درخواست کی گئی کہ منبر سے علیحدہ ہو جائیں اور میز پوش کو نہ چھوئیں تاکہ پانی جو لکچرر کے واسطے اسپر رکھا ہوا تھا ناپاک نہ ہو۔ یہہ امر نہایت ہی لغو معلوم ہوتا ہے کہ اصول انتخاب کے مانند مسایل پر وہ اتحاد کا خیال کرتے ہیں جبکہ زندگانی کے روزمرہ کے ہاتھوں میں اسقدر فرق ہے۔ حالانکہ جن امور کا تذکرہ وہ کرتے ہیں انکی نسبت اسکا تعلق بہت زیادہ ہے+

ایک اولی العزم ہندو عورت مسماۃ مس جگنا تھم نے سکاٹ لینڈ یونیورسٹی میں ڈاکٹری کا اعلی امتحان پاس کرکے ڈگری حاصل کی ہے۔ اسکو اجازت دی گئی ہے کہ جزایر برطانیہ میں مقرر فیس پر علاج کی دوکان کھولے۔ یہہ امتحان اس مدراسی لیڈی نے اعزاز کے ساتھ پاس کیا ہے+

جیسور میں ڈپٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک بنگالی وکیل چٹرجی نامی بحث تمام کرنیکے بعد غش کھا کر گر پڑا۔ ڈاکٹروں نے ملاحظہ کرنیکے بعد اُسکو مُردہ تسلیم کیا لاش کو مرگھٹ پر لے گئے۔ جوں ہی چتا میں آگ لگائی ایک سخت تڑانے کی آواز اُسمیں سے نکلی۔ اور وہ لاش سو فیٹ بلند اُڑ کر دریا میں جا گری اور پھر اُسکا پتہ نہ لگا۔ جہاں گری تھی وہیں ڈوب گئی۔ بستی والوں کو اس واقع سے سخت تشویش ہو رہی ہے+

فیض آباد اودھ میں ۱۲ مئی کو کسی مسلمان کا صاحبزادہ گھر سے لڑکر بھاگ نکلا اور سیدھا چوک میں پہنچکر شراب خانہ میں داخل ہوا اور خوب شراب پی جسے حالت بدمستی میں پولیس والے سڑک پر پڑا دیکھکر کوتوالی کی حوالات میں لے گئے۔ چونکہ رات کا وقت تھا اسلئے تمام رات حوالات ہی میں رہنا پڑا۔ اس حالت میں حضرت نے نہ معلوم کیا سمجھکر پاجامہ سے ازاربند نکال سیخوں میں باندھ بذریعہ پھانسی سیدھے کلال خانہ جہنم کی راہ لی۔ صبح ہونے پر ڈاکٹر نے امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اثر شراب اُسوقت تک موجود تھا+

پشاور میں ۱۹ جون کو متصل کوتوالی شہر شام کے ساڑھے آٹھ بجے آگ لگی۔ باوجودیکہ چار پٹنے اور دو گورہ پلٹن سفر مینا ولال کُڑتی اور ایک پلٹن سفرمینا کالے آدمیوں کی آموجود ہوئیں اور آگ فرو کرنے میں بڑی کوشش کی گئی تاہم ۱۱½ بجے تک فرو نہ ہو سکی۔ اس عرصہ میں قریباً ڈیڑہ سو دوسو مکانات جل گئے اور لاکھ روپیہ سے زیادہ کا نقصان ہوا۔ اس اندھا دھند میں بہت لوگوں نے پارچات کی گٹھڑیاں اُڑا کر ہاتھ رنگ لئے چنانچہ تقریباً چالیس آدمی جو مال چرا کر لیجاتے تھے اُسی موقع پر گرفتار ہو کر حوالات میں کئے گئے۔ سنا ہے کہ چار آدمی بھی اس آگ کی نذر ہوئے+

سکندر آباد ۱۷ جون پرسوں دوپہر بعد جبکہ حضور نظام معہ اپنی معمولی سواری کے سکندر آباد سے

شاہی محل کو واپس آرہے تھے تو اُنکے افریکن رسالہ کا ایک سوار ننگی تلوار کے ساتھہ پوری دوڑ میں ٹانگہ کے دو ٹٹوؤں کے درمیان آگیا جنمیں تین برٹش افسر سوار تھے ٹٹوؤں نے وڑک ٹانگا اُلٹ دیا جو بالکل ٹوٹ گیا - ایک ٹٹو لنگڑا ہوگیا - اور لفٹنٹ گیلی کو بہت ضربیں آئیں +

موضع تلاوان علاقہ امرتسر میں ایک نوجوان اپنی دولہن کا مُکلاوہ کرکے اور بڑی خوشی سے اپنے گھر میں پہنچا - رسومات ادا کی گئیں - بعد ادائے رسومات لڑکیوں کی ایک جماعت نے دُولہن کو کوٹھے پر لیجاکے بٹھلایا - اتنے میں اندھی آگئی سب لڑکیاں کوٹھے پر سے اُترکر اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں - دولہن مارے شرم کے کوٹھے پر سے نہ اُتر سکی - جب آندھی بند ہوئی تو دولہن کو دیکھا گیا کہ زمین پر مُردہ پڑی ہی اور اسکا سر دوپارہ ہوگیا ہی +

اخبار کوہ نور میں حصار کی یہہ خبر چھپی ہی کہ یہاں ایک مولوی چند روز سے وارد ہیں اور بازار میں بھی اُنکا وعظ ہوا - اُسوقت اہل ہنود سے کچھ مباحثہ ہوا تھا اسلئے بوجہہ اندیشہ فساد عدالت سے انتظام ہو رہے ہیں - وہی اخبار لکھتا ہی کہ جو مُلّا واعظ یہاں آئے ہوئے تھے اور اُنکے وعظ سے احتمال نقص امن تھا اُنکا مچلکہ نقص امن عدالت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع سے لیا گیا ہی +

ریاست رامپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملہ کرنیوالوں میں سے اور ایک شخص شہر پٹنہ میں گرفتار ہوا ہی - اس کا پتہ لگانے کیواسطے پانسو روپیہ کا انعام تجویز ہوا تھا وہ یہاں ایک مسلمان کے گھر میں پناہ گزین تھا - ملزم کو جسکا نام محمد خان ہی پولیس بنارس کے ایک سپاہی نے گرفتار کیا جسکے پہرہ میں وہ مراد آباد کو جہاں تحقیقات ہوگی بھیجا گیا - تیسرا ملزم ابتک گرفتار نہیں ہوا ہی +

مولوی سمیع اللہ خان صاحب کا ایک خط اردو

اخباروں میں شایع ہو رہا ہی جس کا مطلب یہہ ہی کہ مولوی سید احمد خان صاحب نے مدرستہ العلوم کے کاروبار میں ضد اور اصرار سے آجتک جسقدر کارروائیاں کی ہیں اُنکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونوں مولویوں میں باہم نزاع ہوگئی اور جب مولوی سمیع اللہ خان اور اُنکی پارٹی کے اور اشخاص مدرستہ العلوم سے علیحدہ ہوگئے تو تعلیمی انتظام کی جانب سے ایسی عدم توجہی عمل میں آئی کہ امسال کے امتحان یونیورسٹی میں طلباء مدرستہ العلوم بہت ہی کم کامیاب ہوئے +

کوہ نور ۲۴ جون میں بحوالہ اخبار ہندوستان لکھا ہی کہ ۸ - جون سنہ ۹۰ء کو ڈاک گاڑی جبکہ وہ جبلپور اور بھوساول کے بیچ میں ایک چھوٹے سے سٹیشن پر پہنچنے والی تھی ڈاکوؤں نے گاڑیوں کے ٹھہرنے کا نشان دکھلاکر گاڑیوں کو ٹھہرالیا اور چاروں طرف سے گھیر کر سب مسافروں کا اسباب خاطر جمعی سے لوٹا - اسی ٹرین میں حضور ویسرائے لارڈ لینڈڈون صاحب بہادر سوار تھے جنکی ڈاکوؤں کے سردار نے نہایت تعظیم کی اور ایک خالص سونے کا ڈبہ جو موتیوں سے مرصع تھا نذر کیا اور لیڈی لینڈڈون صاحبہ کو ایک چمکتا ہوا بیش قیمت ہیرا جو اسٹر میڈیئیٹ کلاس کے ایک مسافر کا گلا کاٹ کر اُسیوقت لیا تھا نذر کیا ڈاکوؤں نے حضور ویسرائے اور اُنکے ساتھیونکے اسباب کو بالکل ہاتھہ نہ لگایا - گذشتہ اپریل میں ڈاکوؤں نے للتپور کے کمشنر کو لکھا تھا کہ ہم چھہ ماہ کے عرصہ میں سرکاری ریل ٹرین کو لوٹینگے آپ مطلع رہیں - کوہ نور کو اس خبر کی صداقت میں شک ہی - اور ہم بھی اس خبر کو ایک خواب پریشان سے زیادہ قابل اعتبار نہیں سمجھتے سب لوگ جانتے ہیں کہ ۸ جون کو جسمیں اُس ریل گاڑی کے لوٹے جانیکی بابت لکھا ہی حضور وایسرائے شملہ پر رونق افروز تھے - معلوم نہیں کہ ایسا بے تکا جھوٹ اخبار ہندوستان نے کس لئے لکھا - راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہی کہ اخبار مارننگ پوسٹ الہ آباد نے ۹ جون کے پرچہ میں اس خبر کو لکھا ہی - غرض مارننگ پوسٹ یا اخبار ہندوستان اس عجیب خبر کے موجد ٹھہرینگے +

نامہ نگار بٹالہ رقمطراز ہیں کہ رامچند ودیہ چند (متوطن گجرانوالہ) جنکا ذکر نور افشاں کے کسی پرچہ میں ہوچکا ہی بٹالہ میں محمدیوں سے بہت سا روپیہ لیکر فرار ہوگئے مسیحی اِنسے خبردار رہیں - یہہ لوگ کسی مذہب کے معتقد نہیں بلکہ بقول:

"جنے پیسا دیا اُسی کے ہیں" + "اُنکا پیغمبر و خدا کیا ہی"
"وہ تو شیدا ہیں مال و دولت پر" + "دین و ایمان و اتقا کیا ہی"

۴ - **جون** کو ایک نوجوان شخص جو تندرو کرشنو گپتا پسر بابو کرشنی داس گپتا ہیڈ کلرک سب جج بھاگلپور نے افسوسناک حالت سے جان دی - متوفی کلکتہ میٹرو پولیٹن سکول میں طالب علم تھا - ۴ جون کو اُسنے گزٹ دیکھا کہ آیا وہ فرسٹ آرٹس میں پاس ہوا یا نہیں - جب اُسنے گزٹ میں اپنا نام نہ پایا تو سخت افسوس ہوا - اپنے دو بھائیوں سے اس معاملہ میں کچھ باتیں کیں - بعد اسکے ایک کمرہ میں چارپائی پر لیٹا اور تھوڑی دیر کے بعد مرگیا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

فرانس نے پھر انگلستان سے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہی کہ مصر کو خالی کرو - لیکن انگلستان تاوقتیکہ کامل اطمینان حاصل نہ ہو مصر سے افواج انگریزی نہیں اُٹھا سکتا ہی +

شاہ جاپان نے ڈیوک آف کیناٹ کو تمغہ گرانڈ اسٹار گرانٹھہ اور ڈچز کو تمغہ گرانڈ کراس آف دی کرون دیا ہی +

انڈین ڈیلی نیوز میں اس مضمون کا ایک تار شایع ہوا ہی کہ زار روس قتل کیا گیا ہی۔ یہہ پیغام مرسلہ روئٹر کا ظاہر کیا جاتا ہی۔ مگر واقعی لغو معلوم ہوتا ہی*

لنڈن ڈیوک آف کیناٹ انگلستان پہنچ گئے ہیں اور کل ونڈسر کیسل کو تشریف فرما ہوئے*

واشنگٹن ۲۱ جون۔ صوبہ الینائیس میں بھاری طوفان آیا جس سے بیشمار مکانات منہدم ہوئے اور صدہا آدمی ہلاک و مجروح ہوئے*

برلن ۲۳ جون۔ ہیجر وسمین کے اعزاز میں جرمن کالونیل کمپنی نے جو دعوت دینے کا ارادہ کیا تھا وہ اس لئے ملتوی ہو گیا ہی کہ وہ انگلو جرمن عہدنامہ کو موزوں خیال نہیں کرتے*

پیرس ۲۳ جون۔ کہتے ہیں کہ یہہ مطمئن طور پر واضح ہو گیا ہی کہ زنجبار کی حفاظت کے متعلق فرانس اور انگلستان میں معقول گفتگو ہو گئی ہی*

مصر میں انتظام حکومت سے عام رعایا کو بہت کم فائدہ پہنچا ہی۔ عدالتیں امیروں کے لئے ہیں عوام رعایا کا بُرا حال ہی اصلاح ہوگی*

لورپل میں ایک عورت نے غضب میں آکر اپنے تین بچّوں کو مار ڈالا۔ ایک حیوانی جذبہ سے مغلوب ہوکر انسان اندھا بن جاتا ہی*

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہی کہ پندرہ سے زیادہ فوجی افسر واسطے تحصیل زبان کے روس کو روانہ نہیں کئے جائینگے*

انگلستان مصر کو خالی کرنے کی نسبت کوئی وعدہ سلطان روم کو نہیں دے سکتا۔ ایسا کرے تو ابھی مفسدہ ہو۔ وہ خالی کریگا تو بھی دست اندازی کا حقدار رہیگا*

قاہرہ کے گرد نواح میں مرض چیچک پھیل گیا ہی جس سے بعض دیہات میں اموات بکثرت واقع ہوئی ہیں*

لنڈن کے ایک ہسپتال میں حال میں ایک آدمی مرگیا ہی جسکا سر ایک مرض سے بجنسہ ہاتھی کے سر کی برابر ہو گیا تھا۔ لوگوں نے اُس کی تصویریں کھینچی ہیں*

سراج الاخبار لکھتا ہی کہ ہند کے عہدہ کمانڈر انچیف پر غالباً ڈیوک آف کیناٹ مقرر ہونگے

مسٹر فورڈ انسپکٹر بجرم رشوت ستانی کے جرم میں ۶ ماہ قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا*

گورنمنٹ عالیہ کے سررشتہ ڈاک کے لئے بیس کروڑ ۱۰ لاکھ پوسٹ کارڈ ہر سال چھپوائے جاتے ہیں*

ایسٹ انڈین ریلوے مقام نواری پر بجلی گرنے سے ۱۴ آدمی ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے*

نظام حیدرآباد نے ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کو ایک ہیرا خریدا ہی جسکو اپنے تاج میں لگا دینگے*

بابو بین بہاری چٹرجی نے روڑکی کالج کا آخری امتحان پاس کر لیا طلائی تمغہ کے سوا ایک ہزار دو سو پچاس روپیہ سرکاری انعام انکو عطا ہوئے*

ہگلی۔ فوجداری سشن میں ایک مسلمان احمد نام ایک دوسرے مسلمان اور اُسکی جورو اور بچّوں کو زہر دینے اور بیہوش کرکے انکی نقدی اُڑا لینے کے جرم میں زیر تجویز ہی*

کلکتہ ایک مشہور شناور بنگال ضلع میمن سنگھ کا رہنے والا ایک بھنور کو عبور کرنے کی کوشش میں ڈوب گیا۔ لوگوں نے اُسے بہت سمجھایا تھا مگر اُسنے کسی کی نہ سُنی*

ایک ہندو لڑکے نے جسکی عمر ۱۷ برس کی تھی افیون کھائی جب ڈاکٹر نے اُسکی افیون نکالی اور وہ ہوش میں آیا تو بیان کیا کہ افیون خودکشی کی غرض سے نہیں کھائی تھی بلکہ یہہ دریافت کرنا تھا کہ زیادہ افیون کھانے سے کیا ہوتا ہی*

پاپونڈہ متصل باندہ میں ایک برہمن اور ایک ٹھاکر کے لڑکے نے جنکی عمر ۱۷ اور ۱۲ سال کی ہی ایک اور برہمن کے لڑکے کو بطمع زر ہلاک کیا*

باندہ میں ایک چمار کو سزائے حبس دوام کا حکم ہوا ہی۔ اسنے ایک عورت کو چینی میں سنکھیا ملا کر کھلا دیا تھا*

باندہ کے ایک برہمن مسمی جگن ناتھ نے ایک عورت کو لڈو میں سنکھیا ملا کر کھلا دیا*

بداؤں میں ایک زمیندار کا لڑکا زیور پہننے کے باعث قتل کیا گیا۔ زیور پہنا کر والدین اپنے بچوں کے قتل کا باعث ہوتے ہیں*

امرتسر کے قریب ایک تھانہ کی سڑک پر چھ خاکروب گرمی اور دھوپ کی تیزی سے مردہ پائے گئے*

امرتسر میں آج کل شادیوں کی بڑی دھوم ہی۔ اکثر عورتیں نہایت بے حیائی سے فحش گیت گاتی ہیں۔ معلوم نہیں اس قباحت کا انسداد کیوں نہیں ہوتا*

ایک بنگالی مسلمان ایڈیٹر تو گاؤکشی کو نقصان سمجھتا ہی۔ مگر ایک بنگالی برہمن اسکو جائز قرار دیتا ہی*

لاہور میں ایک چار سال کی ہندو لڑکی ایک پچپن برس کے ہندو سے بیاہی گئی ہی! شرم شرم شرم*

ہمعصر سیول و ملیٹری گزٹ ناقل ہی کہ بقرعید کی موقعہ پر رہتک میں بھاری ہنگامہ کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے افسروں کو حکم دیا گیا ہی کہ اس فساد کے انسداد کے پورے پورے سامان بہم پہنچائیں*

باندہ میں ایک برہمن نے پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا ہی۔ یہہ اسکو ملے گا جو اسکی جورو کا پتہ لگا دیگا۔ جورو صاحبہ دو ہزار روپیہ کا مال لیکر رفوچکر ہو گئی ہی*

رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شاہزادہ محمد نادر صاحب سی اے ای پریزیڈنٹ لالہ گوپی مل صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ منسارام صاحب اول۔ لالہ رام جیداس صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ منشی وجیہ الدین صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ لالہ منسارام صاحب ثانی۔ ماسٹر مول راج صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ بابو رائے برودہ صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ مسٹر ایم وایلی صاحب۔ لالہ سالک رام صاحب۔ بابو بھگوانداس صاحب ممبران +

واقع ۱۸۔ مارچ ۱۸۹۰ء

تخمینہ جات حسب ذیل کمیٹی میں برائے منظوری پیش ہوئے عـ۱ تیاری نالی متصل چاہ گوبندرام مختصا بہ تعداد عـ۹ و رپورٹ سب کمیٹی کہ لالہ گوبندرام صاحب اپنے صرف سے بنانے کو تیار ہیں و رپورٹ اہلمد کہ پھر کہیں لالہ گوبندرام صاحب زمین نالی کو اپنی ملکیت قرار نہ دیں و رپورٹ اوورسیر کہ بوقت تعمیر نالیات جدید اس میں ہرج نہ ہوگا تجویز ہوئی کہ نالی بصرف کمیٹی بنائی جاوے عـ۲ کوٹ جدید سڑک کنکر چوڑا بازار از پھاٹک ریلوے یا چوبارہ چودھری کندن سنگھ صاحب ا(ٹ) عـ لے تجویز ہوئی کہ تخمینہ منظور کیا جاوے اور یہہ کام زیر نگرانی لالہ رام جیداس صاحب بنوایا جاوے اور نگرانی سب کمیٹی تعمیرات بھی بدستور رہے عـ۳ تخمینجات مرمت ناکہ ہائے چونگی بہ تفصیل ذیل جن میں بجائے مٹی دیواریں خام بنائی جائینگی +

مرمت ناکہ سیداں ـ مرمت ناکہ شوالہ ـ مرمت ناکہ پچپیرہ

عـ	عـ	عـ

تجویز ہوئی کہ ہرسہ تخمینہ ہائے منظور کئے جاویں عـ۴ تخمینہ تیاری کوٹھری جدید واسطے رکھنے ایسے مال مردہ ہائے لاوارث کے جو اس غرض سے امانت میں رہتا ہے کہ اگر شش ماہ کے اندر دعوی پیش ہو تو ورثاء مردگان کو دیا جاوے جلسہ آئندہ تک ملتوی رہے عـ۲ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن عـ۱ مورخہ ۳۰۔ ستمبر ۱۸۹۹ء بجواب سرکلر عـ ۴۵ مورخہ ۱۷۔ جون ۱۸۸۹ء مشعر اس کے کہ بنظر ترقی تجارت کمیٹی نے پہلے ہی سے چاہ پر محصول خفیف لگایا ہے یعنی عـ فیصدی اور عموماً صوبہ پنجاب میں عـ فیصدی ہے اس لئے معافی اس محصول کی نہیں چاہئے۔ و رائے صاحب پریزیڈنٹ کہ منشاء حکام بالا نسبت معافی کی ہے اسکا کمیٹی کو خیال کرنا ضروری ہے۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ محصول چاہ کو معاف کیا جاوے عـ۳ کاغذات نسبت بیشی امداد مدرسہ حقانی لودیانہ تجویز ہوئی کہ بیشی امداد معہ ماہوار سے عـ تک منظور کیا جاوے۔ عـ۴ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن عـ۳ مورخہ ۳۔ فروری ۱۸۹۰ء ظہر درخواست حافظ عبداللہ و فضل الہی مدرسین مدرسہ پرائمری لودیانہ مشعر اس کے کہ اب بجٹ میں گنجائش نہیں بروقت تیاری بجٹ کاغذات پیش ہوں۔ تجویز ہوئی کہ وقت تیاری بجٹ کے یہہ کاغذات پیش ہوں۔ عـ۵ روبکار جناب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۰ء مشعر اس کے کام تیاری چھت کمرہ دفتر ضلع جاری ہے جسکو مول راج اوورسیر نہیں کرا سکتا تھا اور اوورسیر زیر نگرانی لالہ رگھہ نندلال اس کام کو کرا دیوے۔ اطلاع ہوئی کہ احکام بنام اوورسیر اسی کے مطابق جاری ہوں عـ۶ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳۔ فروری ۱۸۹۰ء مشعر بھیجنے یک جلد کتاب خواب حیرت و دریافت اس امر کی کہ کمیٹی کتنی جلد واسطے مدرسہ مسلمانان خرید سکتی ہے و حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ آٹھہ جلد کتاب خریدی جاویں ایک ایک جلد مدرسہ زنانہ میں دی جاوے باقی کتب خانہ میں رہیں۔ تجویز ہوئی کہ رائے صاحب پریزیڈنٹ سے اتفاق کیا جاوے اور خرید کیا جانا آٹھہ جلد کا منظور کیا جاوے۔ عـ۷ عرضی تحصیلدار چونگی بگذارش اس کے کہ جو درخواستیں واپسی کی طبع ہوکر بدست سایلان ۳/ کو فروخت ہوتی ہیں جس میں قریب نصف کے کمیٹی کو فائدہ ہے اگر وہ حق کمیٹی مجھے بخشے تو میرا اس میں تین چار روپیہ ماہوار کا فائدہ ہے۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ درخواست نامنظور کی جاوے۔ عـ۸ روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۵ مارچ ۱۸۹۰ء مشعر اس کے کہ حسب منشا صاحب انسپکٹر جنرل بہادر ایک مالی واسطے باغیچہ شفاخانہ یکم فروری ۱۸۹۰ء سے کیا گیا ہے اس کی تنخواہ تجویز فرمائی جاوے۔ چونکہ لگایا جانا باغ بموجب رزولیوشن عـ۱ مورخہ ۳ فروری ۱۸۹۰ء نامنظور ہو چکا ہے لہذا تجویز ہوئی کہ صاحب سول سرجن کو اس امر کی اطلاع دیجاوے۔ عـ۹ تحریر جناب صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۰ء ظہری رپورٹ اوورسیر مشعر بیشی تخمینہ استرکاری دیوار بیرونی زنانہ شفاخانہ جن کی چھت بلند کرنیکا تخمینہ کمیٹی سے منظور ہو چکا ہے بہ تعداد عـ یہہ کام وایلی صاحب کے سپرد کیا جاوے کہ اسٹیمیٹ منظور شدہ یعنے لا میں اس کام کو تمام کرنے کی سعی کریں۔ اور بصورت کسیقدر زیادہ ہونے خرچ کے پھر درخواست پیش کریں +

درِ تعریفِ بہار

اختراعی قاضی خیر اللہ - از بٹالہ

بار دیگر نوجوان شاہِ بہار -
آمدہ بر تختِ بستاں شد قرار
زاغ بستہ رخت و رفت او از چمن
عندلیباں آمدہ در لالہ زار
تہنیت گویاں بہ ہر سو بلبلاں
بر قدوم شاہ بر ہر شاخسار
صف بصف استادہ شد چوں خادماں
با قبا استبرقی سرو و چنار
بہر مجرائے عروسِ گلبنے ٭
بر جبین خود نمودہ گل قطار -
ناظمِ بستاں برائے رعب و داب
جا بجا کردہ چراغاں آشکار
از تجمل وز نظام باغبان -
شد چمن مانند دوکانِ عطار
جلوۂ ہر گل شگفتہ بود - چوں
بر سرِ شاخ زمرد زر نگار ٭
چوں نقیباں ہر شگوفہ پیش و پس
پوش گفت از مقدم آن شہریار
بر جبیں حشمت شجاعت بادشاہ
کرد یک خندے بہ بستاں گیر و دار
یک قمری بر زبان حال خود
گفت ہرگز مینماند ایں وقار ٭
ہمچو غواصے تو از دریائے دل -
قاضی خیر اللہ کشی دُرِ آبدار -

آپکا مسیحی بھائی قاضی خیر اللہ - از بٹالہ
انار کلی

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہی - آجکل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہی - سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ ے (چھ روپے) ہی اور بلا محصولڈاک مبلغ ے (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی - ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا - اسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (عہ) ہوگی بلا محصولڈاک (ے) "ایک ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (ے) ہوگی - بلا محصولڈاک (للعہ) ٭

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہی کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو - وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا - اور آئندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا رہا ہو اس سے مطلع فرما دیں کہ اُن کا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے ٭

راقم
مہتمم اخبار عام - لاہور

رسالہ مبشر انجیل

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہی کہ یہہ رسالہ کچھ مہینوں سے بند ہی مگر اب کسیقدر نئے پیرایہ میں پھر نکلنے والا ہی اور اُمید ہی کہ ماہ اگست میں سب اصحاب و احباب کی خدمت میں پہنچیگا - اسکے انتظام میں بھی کچھ تبدلات واقع ہوئے ہیں - سب صاحبان امورات ذیل کو توجہ کی نظر سے ملاحظہ کریں ٭

اولاً اسکا نام بجائے مبشر انجیل کے صرف مبشر ہوگا ٭

ثانیاً یہہ بطور ضمیمہ نور افشاں نہیں بلکہ علیحدہ جاری شایع ہوگا - اور اسکی قیمت پیشگی ایک روپیہ سالانہ ہوگی ٭

ثالثاً زر قیمت و چندہ پاس مسٹر جے بی ڈیلیس صاحب ماسٹر گورنمنٹ سکول امرتسر بھیجنا چاہیئے - اور باقی خط و کتابت کے لئے لفافہ پر "ایڈیٹر مبشر بٹالہ ضلع گورداسپور" لکھنا کافی ہوگا ٭

سب معزز و متمول مسیحیوں سے التماس ہی کہ نہ صرف زر قیمت سے بلکہ عطیہ سے مدد کریں - اور سب خریدار صاحبوں کی درخواستیں ماہ جولائی کے اخیر تک ایڈیٹر کے پاس پہنچنی چاہئیں ٭

ایم - بی - عطارد - از بٹالہ

جادو کی لالٹین

ہمارے پاس رنگانی "میجک لینٹرن" بغرض فروخت موجود ہی - جو صاحبان چاہیں وہ عہ۲۵ بھیج کے پتہ ذیل سے منگالیں ٭

المشتہر سکرٹری جی کلب نیچ کنٹونمنٹ

اشتہار

ہم کو ایک کُتب فروش کی ضرورت ہی جسکو آٹھ روپیہ مشاہرہ اور چوتھا حصہ قیمت بکری کتاب میں سے ملا کریگا - اگر کوئی دیسی مسیحی کام متذکرہ بالا کرنا چاہے - تو وہ اپنے اسناد و نیک چلنی اگر رکھتا ہو یا کہ اپنے سٹیشن کے مشنری پادری صاحب کی معرفت میرے پاس درخواست بھیجدیوے - اگر اُسکو اس امر میں کچھ دریافت کرنا ہو تو براہ راست میرے ساتھ خط و کتابت کر سکتا ہی ٭

راقم حامد اسحاق - خادم الدین کلیسیائے ڈیرہ غازیخان

واسطے پادری آئی پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا